Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: موھوبہ مکان میں رہائش رکھتے ہوئے گھر کا ایک حصہ اپنی بیٹی اور دوسرا حصہ اہلیہ کو ہدیہ کرنے کا حکم		
کتاب: ھبہ	باب: ھبہ صحیح وغیر صحیح	فصل:۔
فتوی نمبر: 540	تاریخ: 20 صفر المظفر 1448ھ / 4 اگست 2026ء	

سؤال: بعد از سلام عرض خدمت ہے کہ ہمارے والد صاحب کی ایک جگہ رہائشی مکان جو کہ لاڑکانہ میں موجود ہے وہ گھر والد صاحب نے اپنی زندگی میں آدھا حصہ ہماری ایک بہن بنام زیبارانی اور باقی حصہ ہماری والدہ بنام رفیق بیگم کے نام کر دیا تھا بعد از والد والدہ کے انتقال کے بعد، والدہ کی میراث ہم پانچ بہن بھائیوں کے نام سٹی سروے ریکارڈ میں تبدیل ہو چکا ہے اب یہ جگہ جو کہ 5 بھائیوں اور 7 بہنوں کے نام تھی ان میں سے 3 بھائی اور ایک بہن انتقال کر گئے ہیں، یہ یاد رہے کہ والدہ کے انتقال کے بعد یہ جگہ مندرجہ بالا تمام وارثین کے نام ٹرانسفر ہو چکی ہے اور ان بھائیوں کے انتقال کے بعد ان کے بچوں کے نام ریکارڈ پر موجود ہیں اب یہ جگہ فروخت کر دی گی ہے لہذا معلوم یہ کرنا ہے کہ اس جگہ پر آنے والا خرچہ رجسٹری کاغذات کی بنوائی، آفس کا خرچہ، لاڑکانہ آنے جانے کا خرچہ کس طرح تقسیم ہو گا جبکہ آدھا حصہ بہن اور بقیہ آدھا حصہ تمام وارثین کو جاتا ہے اس میں وہ بہن بھی شامل ہے جس کا آدھا حصہ اس کے نام ہے یعنی زیبارانی کا آدھا حصہ اور باقی آدھا حصہ تمام وارثین جنکے نام یہ ہیں:

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

1۔ محمد ایوب 2۔ محمد سرتاج (مرحوم) 3۔ خالد عبدالجبار (مرحوم)، 4۔ ظہیر الدین بابر، 5۔ مقصود گڈو بھائی۔

1۔ نجمہ، 2۔ رئیسہ، 3۔ سلطانہ، 4۔ زیبارانی، 5۔ ممتاز، 6۔ سلمیٰ، 7۔ نفیسہ (مرحومہ)

وضاحت: بہن بھائیوں کا انتقال والد اور والدہ کے انتقال کے بعد ہوا۔ اور والد صاحب اپنی وفات تک اسی مذکورہ مکان میں رہائش پذیر تھے جس کا آدھا حصہ انہوں نے اپنی بیٹی زیبارانی اور آدھا حصہ اپنی اہلیہ کو ہدیہ کیا تھا۔

سائل: مرزا بابر مغل رابعہ ہائٹس کراچی 03213973150

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

شریعت مطہرہ کی روشنی میں ہدیہ (گفٹ) اس وقت درست ہوتا ہے جبکہ مالکانہ حقوق کے ساتھ قبضہ بھی دے دیا جائے اور مکان کا قبضہ تام ہونے کا شرعاً طریقہ یہ ہے واہب (یعنی مالک مکان، ہدیہ کرنے والا) اپنا مکمل سامان اس مکان سے نکال دے اور خود بھی اس مکان سے نکل جائے، پھر اس کے

بعد وہ مکان جس کو ہدیہ کرنا چاہئے مالکانہ حقوق اور قبضہ کے ساتھ اس کے حوالہ کردے، اور اگر واہب نے اس طرح نہیں کیا بلکہ وہ خود یا اس کا سامان مکان میں موجود تھا پھر اس نے کسی کو ہدیہ کر دیا پھر چاہئے حکومتی کاغذات میں ان کے نام ٹرانسفر بھی کر دیا ہو تب بھی شرعاً یہ ہدیہ درست نہیں ہوتا۔

صورت مسؤلہ میں سائل کے والد مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنے مکان کا آدھا حصہ اپنی بیٹی زیبارانی اور بقیہ آدھا حصہ اپنی اہلیہ کو ہدیہ کر دیا تھا اور باقاعدہ حکومتی کاغذات میں مکان ان دونوں کے نام ٹرانسفر بھی کر دیا تھا لیکن والد مرحوم چونکہ وفات تک خود مذکورہ مکان میں رہتے رہے اس لئے شرعاً یہ ہدیہ درست نہیں ہوا بلکہ بدستور مکمل مکان والد کی زندگی میں ان کی ملکیت میں تھا اور اب ان کی وفات کے بعد مکمل مکان ان کا ترکہ شمار ہوگا جو ان کے ورثاء کے درمیان شرعی طور پر تقسیم ہوگا۔

والد مرحوم کے ترکہ کو تقسیم کرنا کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ میت کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد، اگر مرحوم پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کرکے اور اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال سے ادا کرکے بقیہ کل جائیداد منقولہ (سونا، چاندی، نقدی) و غیر منقولہ (زمین، مکان) کو 17 حصوں میں تقسیم کرکے، مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو دو حصے اور ہر ایک بیٹی کو ایک حصہ ملے گا، والد مرحوم کے تین بیٹوں (محمد سر تاج، خالد عبد الجبار، مقصود گڈو بھائی) اور ایک بیٹی (نفیسہ) کا چونکہ اب انتقال ہو چکا ہے اس لئے ان کا حصہ ان کی اولاد اور ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ مرحومین کے ورثاء کی کل تعداد بتا کر ان کا شرعی حصہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

والد کے ترکہ کا مذکورہ مکان فروخت ہو چکا ہے تو اس کے فروخت پر آنے والے اخراجات ان کے تمام ورثاء یعنی 5 بیٹوں اور 7 بیٹیوں پر ان کے حصص کے مطابق لازم ہونگے۔

تقریرات الرافعی علی رد المحتار میں ہے:

وبخلاف ما اذا کان الساکن ھو الواھب لان الشرط قبضه ویده علی الدار تقرر قبضه وفیه ایضا عن ابی یوسف لا یجوز للرجل ان یھب لامراته او تھب لزوجھا او لاجنبی وھما ساکنان فیھا۔

(کتاب الھبۃ 5/251 ط سعید)

الدر المختار میں ہے:

(وَتَتِمُّ) الْهِبَةُ (بِالْقَبْضِ) الْكَامِلِ (وَلَوْ الْمَوْهُوبُ شَاغِلًا لِمِلْكِ الْوَاهِبِ لَا مَشْغُولًا بِهِ) وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمَوْهُوبَ إنْ مَشْغُولًا بِمِلْكِ الْوَاهِبِ مُنِعَ تَمَامَهَا،

(کتاب الھبۃ 5/690 ط سعید)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاوی ہندیہ میں ہے:

ومنها أن يكون الموهوب مقبوضا حتى لا يثبت الملك للموهوب له قبل القبض وأن يكون الموهوب مقسوما إذا كان مما يحتمل القسمة وأن يكون الموهوب متميزا عن غير الموهوب ولا يكون متصلا ولا مشغولا بغير الموهوب حتى لو وهب أرضا فيها زرع للواهب دون الزرع، أو عكسه أو نخلا فيها ثمرة للواهب معلقة به دون الثمرة، أو عكسه لا تجوز، و كذا لو وهب دارا أو ظرفا فيها متاع للواهب، كذا في النهاية

(کتاب الھبۃ، الباب الاول 4/374 ط رشیدیہ)

والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

دارالافتاء

مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان